حضرت علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانیؒ

(سابق ایڈیٹر اخبار منبر، لاہور)

- حالاتِ زندگی
- ردِ قادیانیت

حالات زندگی:

علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانی اپریل ۱۸۸۳ء/ ۱۳۰۱ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا اسم گرامی مولوی محمد بخش تھا۔ علامہ تاج عرفانی نے پرائمری پاس کرنے کے بعد حکیم محمد نواز خاں منور سے فارسی کی کچھ کتابیں پڑھیں اور ان سے شعرو شاعری کا ذوق بھی پایا۔

علامہ تاج عرفانی نے ۱۲ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کر دیے تھے۔ حضرت علامہ تاج الدین عرفانی دبستان فن شعر میں ایک باکمال شخصیت تھے۔ قدرت کی طرف سے فی البدیہہ شعر کہنے کا ماہرانہ ملکہ آپ کی فطرت میں خاص طور پر ودیعت شدہ تھا۔ آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کے سبب ہر پیچیدہ موضوع پر مشکل ترین زمین میں بے تکلف ہو کر لکھ لینے میں ایک کامل واکمل شاعر تھے۔

حضرت علامہ تاج عرفانی نے ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۲۹ء تک تقریباً دس (ماہوار، ہفتہ وار اور یومیہ) رسالے اور اخبار جاری کیے جن میں المجد، تقتیل ناز، امام، ہنٹر، نشتر اور انوار الاعظم جیسے مشہور اخبار و رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں شریعت اور طریقت کے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے۔

حضرت علامہ تاج عرفانی نے اوائل شباب ہی میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ العزیز کے دست اقدس پر بیعت کر لی تھی۔ آپ کو حضرت امیر ملت سے نہایت عقیدت ومحبت تھی۔ آپ نے حضرت امیر ملت قدس سرہ کی شان میں قصائد بھی لکھے۔

فخر ملت سید حبیب مدیر روزنامہ ”سیاست“ لاہور نے ایک مرتبہ ایک جلسے میں

دوران خطاب حضرت تاج الدین عرفانی کے نام کے ساتھ لفظ ''علامہ'' کا استعمال کیا۔ حضرت علامہ تاج الدین عرفانی نے بھرے جلسے میں سید حبیب کو ٹوک دیا۔ اس جلسے کی صدارت حضرت امیر ملت قدس سرہ فرما رہے تھے۔ حضرت امیر ملت نے نہایت جوش کے ساتھ فرمایا کہ ''نہیں نہیں، ضرور ''علامہ'' ہی کہو''۔ اس پر سید حبیب نے کہا کہ لیجئے صاحب! اب تو آپ ''مستند علامہ'' ہو گئے۔

حضرت علامہ تاج الدین عرفانی نے ''درۃ التاج'' کے عنوان سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک طویل قصیدہ بھی کہا ہے جس سے حضرت علامہ کی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

ہو نگاہ خیر اے شہنشاہ خیر الامم　　کھول دے میرے لئے گنجینۂ لطف و کرم

رد قادیانیت:

رد قادیانیت پر آپ نے ایک رسالہ بعنوان ''تہذیب قادیانیت'' تحریر فرمایا ہے۔ ادارہ سلسلہ عقیدہ ختم نبوت کی تیرھویں جلد میں اسے شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

آپ کی وفات ۳ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ / ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء بروز پیر ہوئی اور قبرستان میانی صاحب لاہور میں اسی روز احاطۂ حضرت طاہر شاہ بندگی علیہ الرحمۃ میں سپرد خاک ہوئے۔ محقق دوراں، استاذی، حکیم ملت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے یہ قطعہ تاریخ وصال کہا:

گئے دنیا سے آہ تاج الدین　　تھی بڑی شان شاعری جن کی

ان کی تاریخ موت لکھ موسیٰ　　'تاج عرفانی، عارف ربی'

ماخوذ از تذکرہ شعرائے جماعتیہ مصنفہ: محمد صادق علی قصوری، برج کلاں ضلع قصور۔

تہذیبِ قادیانی

(مطبوعہ انجمن حامیٔ اسلام، لاہور)

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانی

(1301ھ - 1378ھ بمطابق 1884ء - 1959ء)

(سابق ایڈیٹر اخبار نشتر، لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

نہیں معلوم مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں پتھر پڑ گئے ہیں۔ اور ان میں اپنے اور بیگانے کی کیوں تمیز نہیں رہی اور ان میں کیوں وہ حقیقی بصیرت نہیں رہی کہ جس سے حق وباطل کی پہچان ہو سکے! افسوس ہے کہ یہ انہیں لوگوں پر ظلم وستم کرتے ہیں کہ جو ان کے سچے خیر خواہ ہیں۔ آہ! یہ انہیں لوگوں کے دل دکھاتے ہیں کہ جو ان سے دل سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ آہ! یہ کج فہم مسلمان انہی مسلمانوں کو ہدف تیر ملامت بناتے ہیں کہ جو ان کو چاہ ضلالت میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آہ! ان مسلمانوں کی آنکھیں ظاہری چمک دمک سے خیرہ ہو گئی ہیں۔ آہ! ان مسلمانوں کے دل ودماغ ظاہری ٹیپ ٹاپ، بناوٹ تصنع، عیارانہ لفاظیوں نے ایسے مکدر کر دیئے ہیں کہ یہ حقیقت وصداقت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے۔ آہ! ان مسلمانوں کے جانی دشمن۔ آہ! ان مسلمانوں کے اخلاقی دشمن۔ آہ! ان مسلمانوں کے ایمانی دشمن نے انہیں مسلمانوں کو بدترین سے بدترین مغلظات سنائیں تو یہ مسلمان خوش ہوتے ہیں ان کے مذہب ایمان واخلاق پر مکروہ وکمینہ حملے کئے جائیں تو یہی مسلمان اپنے دشمنوں کی دامے، درمے، سخنے، قلمے امداد کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دشمنان اسلام کی تحریروں کو جن میں غلیظ اور گندی گالیاں بھری ہوں یہ مسلمان معرفت و حقیقت کے دفتر سمجھتے ہیں۔

دشمنان اسلام کی ان تحریروں کو جن میں مسلمانوں کو کافر بنایا جائے اور مکذبین

آیات الٰہی لکھا جائے یہ مسلمان اس ظالمانہ اور پاجیانہ فعل کو خدمت اسلام، اشاعت اسلام، اور تبلیغ اسلام کے خطابات دیتے ہیں۔ اگر سچے ہمدردان اسلام ان ہفوات کاذبہ، ان خرافات فاسدہ، ان مغلظات فاحشہ کو سن سن کر تنگ آجائیں اور فطرت انسانی کے مقتضیات سے مجبور ہو کر کوئی خفیف سے خفیف اور نامعلوم سا نمکین لفظ بھی لکھ دیں تو یہ برائے نام مسلمان ہمارے گلے کا ہار ہو جاتے اور ہمیں دنیا بھر کا بداخلاق، دنیا بھر کا بدتہذیب، دنیا بھر کا جھگڑالو باز، دنیا بھر کا بدزبان بنا دیتے ہیں۔

کیا یہ بھی کوئی تہمت ہے۔ کیا یہ بھی کوئی افترا ہے کہ مرزا قادیانی مدعی مہدویت ومسیحیت ونبوت ورسالت والوہیت نے اسلام میں کیسا ضرر انگیز تفرقہ وفتنہ عظیم برپا کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے قرآنی احکام کے صریح خلاف کیا۔ قرآنی آیات کی من مانی تاویلیں کیں۔ قرآنی آیات میں الفاظ کی کمی وبیشی وتغیر وتبدل کیا۔ جس اوالوالعزم رسول ﷺ کی صداقت وبزرگی کی قرآن شہادت دے اسی رسول ﷺ کو مرزا قادیانی جھوٹا کہے۔ اسی اوالوالعزم رسول ﷺ کے خاندان کی نسبت مرزا قادیانی گندہ دہانی سے پیش آئے کہ جس کے تقدس وپاکیزگی کا قرآن مجید معترف ہو۔ اسی اوالوالعزم رسول کی کتاب کو مرزا قادیانی یہودیوں کی کتاب طالمود کا سرقہ اور اس کی تعلیم کو عقل وکانشنس کے خلاف بتائے کہ جس کی نسبت قرآن مجید فرمائے کہ ”ہم نے دی عیسیٰ کو انجیل جس میں نور اور ہدایت ہے“۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک اور آپ کے فہم وفراست پر مرزا قادیانی نے ناپاک اور ناشائستہ حملے کئے۔ اور آپ پر آپ سے غلطیوں کے سرزد ہونے کا شرمناک الزام لگایا۔

صحابہ کرام تو ایک طرف انبیاء علیہم السلام سے اپنے آپ کو افضل بتا دیا۔ اور ان کی توہین کی۔ علمائے اسلام سادات کرام اور مشائخ عظام کو ایسی ایسی فحش اور گندی گالیاں

دیں کہ خدا کی پناہ۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی ان تمام فواحشات کو اخلاق وتہذیب کا بہترین ذخیرہ سمجھتے ہیں۔ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو ہمارے مسلمان بھائی بتائیں کہ آپ کے مرزا صاحب قادیانی کے مندرجہ ذیل معارف وحقائق ودقائق کیا معنی رکھتے ہیں۔ آج ہم مجبور ہو کر اور تنگ آکر ان کوربا طنوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ جس شخص کو تم بہت بڑا مہذب وشائستہ اور اخلاق فاضلہ کا گرانڈیل مجسمہ سمجھتے ہو وہ مسلمانوں کو کن ناپاک الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اور دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی بداخلاق، بدتہذیب، بدزبان اور گندہ دہاں نہیں ہوسکتا۔

مرزا قادیانی کے اخلاق کا نمونہ ردیف اور

الف) اے بدذات فرقہ مولویان! تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا، اندھیرے کے کیڑو، ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والوں، اندھے نیم دہریہ ابولہب اسلام کے دشمن، اسلام کی عار مولویوں، اے جنگل کے وحشی اے نابکار، ایمانی روشنی سے مسلوب ہوئے، احمق مخالف، اے پلید دجال، اسلام کے بدنام کرنے والے، اے بدبخت مفتریو، امی، اشرار، اول الکافرین، اوباش، اے بدذات، خبیث، دشمن اللہ اور رسول کے، ان بیوقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

ب) بے ایمان اندھے مولوی، پلید طبع پاگل بدذات جھوٹا، بدگوہری ظاہر نہ کرتے، بے حیائی سے بات بڑھاتا، بددیانت، بے حیا انسان، بدذات فتنہ انگیز، بدقسمت منکر، بدچلن، بخیل، بداندیش، بدظن، بدبخت قوم، بدگفتار، بدباطن نکتہ چین، باطنی جذام، بخیل کی سرشت والے، بیوقوف جاہل، بیہودہ، بدعلماء،

ت) تمام دنیا سے بدتر، تنگ ظرف، ترک حیا تقویٰ ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا،

ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچ گئی، تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ث) ثعلب (لومڑی جیسے)ثم اعلم ایھا الشیخ الضال والدجال البطال۔

ج) جھوٹ کی نجاست کھائی، جھوٹ کوگو کھایا، جاہل، وحشی، جادۂ صدق وثواب سے منحرف دوور، جعلساز، جیتے ہی مرجاتا، چوہڑے چمار۔

ح) حمار، حمقا، حق وراستی سے منحرف، حاسد، حق پوش،

خ) خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں، خنزیر سے زیادہ پلید، خطا کی ذلت اپنی کے منہ پر، خالی گدھے، خاین، خیانت پیشہ، خاسرین، خالیۃ من نورالرحمٰن، خام خیال، خفاش۔

د) دل کے مجذوم، دھوکادہ، دیانت ایمان داری، راستی سے خالی، دجال دروغ گو، ڈوموں کی طرح مسخرہ، دشمن سچائی، دشمن قرآن، دلی تاریکی۔

ڈ) ذلت کی موت، ذلت کے ساتھ پردہ دری، ذلت کے سیاہ داغ انکے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردینگے۔

ر) رئیس الدجالین، ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائینگے، روسیاہ، روباہ باز، رئیس المصلفین، راس المعتدین، راس الغاوین۔

ز) زہرناک مادے والے، زندیق، زور کم بفشوالی موحی الغرور۔

س) سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر پری، سفلی ملا، بے بصر، سیاہ دل منکر، سخت بے حیا ہوگا جو اس فوت العادت سلسلہ سے انکار کرے، سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے، سادہ لوح، سا بقی، سفہا، سفلہ، سلطان المتکبرین الذی اضاع دینہ بالکبر والتوھین، سگ بچگان۔

ش) شرم وحیاء سے دور، شرارت وخباثت، شیطانی کاروائی والے، شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او میر سد، شریر مکار، شیخی سے بھرا ہوا، شیخ نجدی۔

ص) صدر القناۃ نبوش صدرک ضربہ وریک ربانی بحاووما۔

ض) ضال، ضررھم اکثر من ابلیس العین۔

ط) طالع منحوس، طبتم نفسابالغاء الحق والدین۔

ظ) ظالم غمانی حالت۔

ع) علماء السوء، عداوت اسلام، عجب دیندار والے، عدو العقل والنھی، عقارب، عقب الکلب، عدووحا۔

غ) غول الاغوی، غدار سرشت، غالی، غافل۔

ف) فیمت یا عبدالشیطان، فریبی، فن عربی سے بے بہرہ، فرعونی رنگ۔

ق) قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے، قست قلوبھم کماھی عادۃ......، قد سبق الکل فی الکذب والمین۔

ک) کتے، کینہ پرور اور پلید فتنے والے، کمینہ، کہماہ (مادرزاد اندھے)، کج دل قوم، کوتاہ نظر، کھوپڑی میں کیڑا، کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاؤ گے۔

گ) گدھا، گندے اور پلید فتوے والے، گندی کاروائی والے، گندی عادت، گندے اخلاق، گندہ دہانی، گندے اخلاق والے ذلت سے غرق ہوجا، گندی روح۔

ل) لاف وگذاف والے، لعنت کی موت۔

م) مولویت کو بدنام کرنے والوں، مولویوں کا منہ کالا کرنے کیلئے، منافق، مفتری، مورد غضب، مفسد مرے ہوئے کیڑے، مخذول، مہجور، مجنون درندہ، مغرور، منکر، محجوب، مولوی

نمکس طینیت، مولوی کی بک بک، مردار خوار مولویوں۔

ن) نجاست نہ کھاؤ، نااہل مولوی ناک کٹ جائے گی، ناپاک طبع لوگوں نے، نابینا علماء، نمک حرام نفسانی، ناپاک نفس، نابکار قوم ابھی تک حیا، شرم کی طرف رخ نہیں کرتی، منہ کالا ہوا نفرتی وناپاک شیوہ، نادان متعصب، نالائق نفس امارہ کے قبضہ میں، نااہل حریف، نجاست سے بھرے ہوئے، نادانی میں ڈوبے ہوئے، نجاست خواری کا شوق۔

و) وحشی طبع، وحشیانہ عقائد والے۔

ہ) ہامان، ہالکین، ہندوزادہ۔

ی) یک چشم مولوی، یہودیانہ تحریف، یہودی سیرت، یاایہا الشیخ الضال والمفتری البطال، یہود کے علماء، یہودی صفت وغیرہ (عصائے موسیٰ)

ہم ایڈیٹر صاحب اخبار وفت لاہور کے ممنون ہیں کہ انہوں نے بھی مرزائیوں کو شرمندہ کرنے کے لیے مرزا صاحب کی بدزبانیوں کی ایک طویل فہرست اپنے اخبار میں شائع کی ہے۔ جس میں سے چند اقتباسات ہم بھی درج کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب پادریوں کی نسبت لکھتے ہیں۔

پادریوں نے شرارتوں پر کمر باندھی، شوخی سے ناچتے پھرے، ان کے نہایت پلید اور بدذات لوگوں نے گالیاں نکالیں...... لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور سڑے گلے مردہ (حضرت مسیح علیہ السلام) کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کی نسبت درفشانی ملاحظہ ہو۔

خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا گروہ علیہم نعال لعن اللّٰہ الف الف مرۃ۔ اے پلید دجال پیشگوئی تو پوری ہوگئی۔

صوفیائے کرام کی نسبت مرزا صاحب کی گلفشانی

بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔ یہ سب شیاطین الانس ہیں۔ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں"۔

پھر ایک جگہ مولوی عبدالحق غزنوی، مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی احمد اللہ وثناء اللہ امرتسری کی نسبت مرزا صاحب فرماتے ہیں یہ جھوٹے ہیں" اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں"۔ اب تک تو آپ نے صرف نثر ہی ملاحظہ فرمائی ہے۔ اب ذرا قادیانی نظم بھی ملاحظہ فرمایئے:

اک سگ دیوانہ لودیانہ میں ہے   آج کل وہ خرشتر خانہ میں ہے
بد زباں بد گوہر وبدذات ہے   اس کی نظم ونثر واہیات ہے
آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس   ہے نجاست خواروہ مثل نمکس
سخت بدتہذیب اور منہ زور ہے   منہ پہ آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے
حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے   آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے
چیختا ہے بیہودہ مثل حمار   بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار
مغز لونڈیوں نے لیا ہے اس کا کھا   بکتے بکتے ہو گیا ہے باؤلا
کچھ نہیں تحقیق پر اس کی بسترا   اس کا اک استاد ہے وانا کہا
دوغلا استاد اس کا پیر ہے   اس کی صحبت کی یہ سب تاثیر ہے
جہل میں ابو جہل کا سردار ہے   بولہب کے گھر کا برخوردار ہے
سخت دل نمرود یاشداد ہے   جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

ہے وہ نابینا یا خفاش ہے   مسخرا ہے منہ پھٹا اوباش ہے
وہ مقلد اور مقلد اس کا پیر   پھر محدث بنتے ہیں دونوں شریر
اس کو چڑھتا ہے بخاری سے بخار   پھیرتا ہے اس سے منہ اب نابکار
شورہ پشتی اس کی ہر ہر رگ میں ہے   جس طرح سے زہر مار وسگ میں ہے
ہائے صد افسوس اس کے حال پر   لاکھ لعنت اس کے قیل وقال پر
آدمی سے بن گیا بدتر ذلیل   مل گیا کفار سے وہ بے دلیل
وہ یہودی ہے نصاریٰ کا معین   پادری مردود کا ہے خوشہ چین

بہت سے شعر چھوڑ دیئے گئے ہیں جن میں سعدی لودیانوی کی اسی قسم کے مہذب قادیانی لٹریچر سے تواضع کی گئی ہے۔ پھر عام مولویوں کی طرف متوجہ ہو کر لکھا ہے:

ہو اگر غیرت تو وہ مرجائیں سب   ورنہ ہوگا لعنتی ان کا لقب
وہ بطالی فتنہ گر آوے ذرا   شکل اپنی آکے دکھلائے ذرا
آئیں اب لودیانہ کے سارے شریر   اور وزیر آباد کا آئے ضریر
اب وہ افغانی کہاں ہے بد لگام   وہ رسل بابا کہاں ہے عقل خام
احمد اللہ نیم بسمل ہے کہاں؟   ساتھ لاوے اپنے شاگرد جواں
بوپڑاں کا کھوڑہ آئے ادھر   ہینکتا مدت سے ہے مانند خر
اب مقابل ہو رشید کج ادا   کرتا رہتا ہے جو بدگوئی سدا
اب مقابل ہووے بھوپالی بشیر   ہوگیا مردود وہ خاسر جس کا پیر
مولوی اور پیرزادے آئیں کل   جو مچاتے ہیں بہت مدت سے غل
جو نہ آوے سخت بے غیرت ہے وہ   اور بڑا حق پوش وبے عزت ہے وہ

حیلہ بازی سے نہ اب روپوش ہوں   گونگے شیطاں ہوں اگر خاموش ہوں
جو نہ آوے اس پہ لعنت بار بار   جو کہ بھاگے اس پہ لعنت صد ہزار
اس سے جو بھاگے بڑا مردود ہے   جھوٹ کا سب اس کا تار و پود ہے
گر مقابل آئے تو مارے گئے   اور اگر بھاگے تو پھٹکارے گئے
خوک اور بندر بھی بن جاؤ گے   اپنی کرتوتوں کا بدلہ پاؤ گے
کوئی کوڑھی ہوگا دیوانہ کوئی   عافیت سے ہوگا بیگانہ کوئی
نامرادی یوں کسی پر آئے گی   آل اور اولاد ہی مر جائی گی

دعاء

جس قدر یہ مولوی ہیں نابکار   یا ہدایت دے انہیں یا ان کو مار
ہر عدو دین کا کر خانہ خراب   آسمانی بھیج تو ان پہ عذاب

دنیا بھر کے مہذبو! اب ذرا حضرت مسیح کی نسبت بھی مرزا قادیانی پاکیزہ اور مہذب الفاظ ملاحظہ فرماؤ۔ اور شرم کرو کہ ایک اولوالعزم رسول کی مرزا کس طرح توہین کرتا ہے۔ ''مسیح کے حالات پڑھو تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ شخص کبھی اس لائق نہیں ہو سکتا کہ نبی بھی ہو''۔

''پس ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن (مسیح) کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیا جائے''۔ پھر لکھتا ہے۔ ''پورا ناتواں اور بے علم تھا۔ اس کی راستبازی میں کلام ہے''۔ پھر مرزا صاحب مسیح کی نسبت فرماتے ہیں۔ ''وہ ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن وجمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اسے عاق کر دیا''۔

''مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا''۔ ''مسیح علیہ السلام کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہ پیتا تھا۔ اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی''۔ ''آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی''۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا۔ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ حصہ نہیں دیا تھا اور یا استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔ آپ کو اپنی زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا علاج ہو۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے''۔

ہم پر اعتراض کرنے والے مسلمانو! اور ہمیں بدنام کرنے والے مسلمانو! ہمارا دل دکھانے والے مسلمانو! یہ مندرجہ بالا الفاظ ایک مختصر سا نمونہ ہے ''**قادیانی تہذیب کا**''۔ اور مختصر سا خاکہ ہے قادیانی اخلاق کا۔ اور ایک مختصر سا چربہ ہے قادیان کے پاکیزہ مہذب اور لٹریچر کا۔ ہاں ہاں یہ آپ کے فرضی مبلغ اسلام کمال الدین مرزائی۔ مولوی محمد علی ایم اے، اور مولوی صدر الدین کے پیر و مرشد بلکہ ان کے نبی اور رسول کی بدزبانی کا نمونہ ہے۔ کیا کمال الدین وغیرہ کو ان گالیوں وغیرہ سے اتفاق نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔

للہ فرمایئے کہ اگر ہمارے قلم سے اس قسم کا ایک لفظ بھی نکل جائے اور ہم بھی مرزا صاحب کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت وہی الفاظ استعمال کریں۔ جو اس نے مسیح علیہ السلام کی نسبت استعمال کئے ہیں۔ تو آپ ہمیں کن لفظوں سے یاد کریں گے۔ لیکن شرم کی بات ہے کہ مرزا قادیانی یا اس کے مرید خواہ کیسی ہی گندہ دہانی اور بدزبانی سے پیش آئیں۔ مگر آپ کی تہذیب آپ کی شائستگی آپ کے اخلاق نہیں معلوم اس وقت کہاں فی النار ہو جاتے ہیں۔ شیم! شیم!

اگر ہمارے قلم سے محض جذبۂ مدافعت کی حالت میں کوئی معمولی سا لفظ بھی نکل جائے تو آپ ہمارا گلا گھونٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیں قابل گردن زدنی وکشتنی سمجھا جاتا ہے لیکن مرزائیوں کی بدتہذیبی وبداخلاقی وبدزبانی اور گندہ دہانی پر تم ٹس سے مس نہیں ہوتے اور تمہیں ایسا سانپ سونگھ جاتا ہے کہ گویا خبرے نباشد۔ بلکہ ایسے بدزبان فرقہ کی مالی امداد آپ بڑے ذوق وشوق سے کرتے ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کو میرے صرف اس قدر لکھنے سے کہ مرزا قادیانی نے بدزبانی سے کام لیا ہے نہایت صدمہ ہوگا۔ مگر مرزا قادیانی نے جو گالیاں دی ہیں ان کا آپ کو احساس تک نہ ہوگا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا   وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اور اگر میں غلطی پر ہوں یعنی اگر آپ ابھی تک مرزائی فرقہ کی بدزبانی، بداخلاقی وگندہ دہانی سے واقف نہیں تھے اور اب واقف ہوگئے ہیں تو میں دیکھوں گا کہ آپ مرزائی فرقہ کو کس طرح بائیکاٹ کرتے ہیں؟ اور میں دیکھوں گا کہ کس قدر منصف مزاج لوگ ہیں جو اپنی غلطی کا اعتراف اور مرزائی فرقہ سے اپنی بیزاری کا علانیہ اظہار کریں گے۔ اور ملک کے اخباروں میں یک زبان ہو کر بول اٹھیں گے کہ مرزائی فرقہ نہایت بدتہذیب فرقہ

۔ مگر مگر بعض بے دین اخبار تو پس ہرگز نوٹس نہیں لیں گے۔

مرزا قادیانی کا حمل

انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا ذکر آئے تو ہمارے انگریزی خوان مسلمان اسے
ف عقل قرار دیں۔ اولیائے کرام کی کرامات کا تذکرہ آئے تو ہمارے انگریزی خوان
لمان ان کو لغویات اور خلاف عقل قرار دیں۔ لیکن اگر مرزا قادیانی حاملہ ہو جائے اور حمل
نو دس مہینے تک رہے۔ مگر ہمارے انگریزی خوان مسلمان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

اگر مرزا قادیانی خدا کے پاس عرضی لے کر جائے اور دستخط کرتے وقت خدا اپنے
کو چھڑکے اور خدا کے قلم کی سرخ سیاہی کی چھینٹیں مرزا صاحب کے کرتے اور اس کے
ید کی ٹوپی پر پڑیں تو ہمارے انگریزی خوان مسلمان اس کو خلاف عقل قرار نہیں دیتے اور
کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر مرزا قادیانی خدا تعالیٰ کو ہاتھی دانت کا خدا یا گوبر کا خدا
ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ بلکہ اگر مرزا قادیانی خدا کا بیٹا، خود خدا، یا خدا کا باپ بھی بن
ے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیا یہ مرزا صاحب پر بہتان باندھ رہا ہوں؟ نہیں نہیں
ئے مرزا صاحب خود کیا لکھتے ہیں اور ان کو کس طرح حمل ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کے حاملہ ہونے کا بطور پیشگوئی ذکر

اسی واقعہ کو سورۃ مریم میں بطور پیشگوئی کمال تشریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ
مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور
بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں
مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا۔ اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن
م کہلائے گا۔ اور وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے جو قرآن شریف یعنی سورۃ تحریم

تعذیب قادیانی

میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور پھر ''براہین احمدیہ'' میں سورۃ تحریم کے ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے۔ قرآن شریف موجود ہے۔ ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو۔ اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ تحریم میں تھی یعنی یہ کہ اس امت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا۔ اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائے گا۔ گویا اس میں سے پیدا ہوگا۔ وہ کس رنگ میں ''براہین احمدیہ'' کے الہامات سے پوری ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے۔ کیا یہ میرے اختیار میں تھا اور کیا میں اس وقت موجود تھا جب کہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔ تا کہ میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کے لئے کوئی آیت اتاری جائے۔ اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا۔ اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی۔ اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ ''اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ ''براہین احمدیہ'' کے حصہ چہارم میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر ''براہین احمدیہ'' کے حصہ چہارم ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر خفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین احمدیہ میں درج ہوئی۔ مگر مجھے

اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا (۔۔۔۔) یعنی پھر مریم کو۔۔۔۔۔اس عاجز سے ہے درد زہ تنہ وکھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان بنائیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور یہی آنے والا ہے۔

(مرزا صاحب کی کتاب کشتی نوح ص ۴۵ تا ۴۸)

ہمارے انگریزی خوان مسلمانوں اور مرزائیوں کی حمایت کرنے والوں اور مرزا قادیانی کے لفظ لفظ پر غور کرو۔ اور پھر جواب دو کہ کیا مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریر غلط ہے یا صحیح؟ کیا واقعی مرزا صاحب کا یہ حمل صحیح ہے۔ اور قرآن مجید میں مرزا صاحب کے متعلق اشارہ ہے کہ اس کو نشان بنائیں گے؟ اور کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ شرم!

خدا کے قلم کی سرخ چھینٹ مرزا صاحب کے کرتہ پر

مرزا صاحب اپنی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ کے صفحہ ۲۵۵ پر لکھتے ہیں۔

”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذات پر دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کئے اور اللہ تعالیٰ نے بغیر

کسی تامل کے سرخی کی قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرتے وقت قلم کو چھڑکا۔ جیسا کہ قلم پر سیاہی زیادہ آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے۔ اور مجھ پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اسکے رو بروغیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا۔ کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا میست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا۔ اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک رویت کا گواہ ہے۔ اس پر بہت اثر ہوا۔ اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اس کے پاس موجود ہے“۔

مرزائی فرقہ کو علم وعقل کا ایک بہت بڑا مجسمہ سمجھنے والو۔ کیا میں آپ سے یا خواجہ کمال الدین بی اے، یا مولوی محمد علی ایم اے، یا مولوی صدرالدین بی اے، سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ کیا مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریر پر آپ کا ایمان ہے؟ اور اگر آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں اور اسے خلاف عقل قرار نہیں دیتے تو آپ بتائیں کہ کیا آپ نے مرزا صاحب سے کبھی دریافت کیا تھا کہ آپ نے خدا کو کس لباس اور ہیئت میں دیکھا۔ کیا خدا اس وقت بوٹ سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اور سر پر ٹوپی تھی یا پگڑی۔ اور کرسی پر بیٹھا ہوا تھا یا فرش پر۔ کسی کمرہ میں تھا یا ہوا میں معلق۔ آپ سے بات چیت بھی کرتا تھا یا بالکل صمم بکمم

پ چاپ بیٹھا تھا۔ اور جو پیشگوئیاں اس وقت مرزا صاحب نے لکھیں وہ کن کن امور کے
غلق اور کتنے وقت میں آپ نے لکھیں۔ اور کس کوالٹی کے کاغذ پر لکھیں۔ کاغذ کا رنگ کیا
ا۔ کتنے کاغذوں پر لکھیں۔ اور کس روشنائی سے لکھیں۔ انگریزی قلم سے لکھیں یا دیسی قلم
ے۔ اور خدا نے جس وقت دستخط کئے اس وقت اس کے پاس کوئی قلمدان موجود تھا۔ یا
رف ہاتھ میں قلم اور میز پر کوئی دوات تھی۔ اور دوات کس قسم کی تھی۔ بلوری یا مٹی کی۔ خدا کا
قلم انگریزی تھا یا دیسی؟ اور دستخط اقسام خطوط میں کس طرز کا تھا۔ اور ذاتی اسماء میں سے
ستخط تھا یا صفاتی میں سے تھا۔ اور جس وقت خدا نے دستخط کئے اس وقت اس کی میز پر کوئی
ایم پیس رکھا ہوا تھا یا دیوار پر کوئی کلاک تھی یا مرزا صاحب نے کلائی پر لیڈی واچ باندھی
ہوئی تھی۔ کیونکہ سرخی کے قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے میں ایک ایک سیکنڈ کا فرق نہیں
بتاتے۔ غالباً آپ نے وقت نوٹ کرلیا ہوگا۔ مرزا صاحب کا کرتہ متبرک سمجھا گیا مگر عبداللہ
کی ٹوپی کو متبرک کیوں نہ سمجھا گیا؟

مرزا صاحب کا خدا ہاتھی دانت یا گوبر کا

لیجئے آپ کو مرزا صاحب کے علم وعقل کا ایک اور نمونہ دکھاتے ہیں۔ یعنی
مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب کے صفحہ ۵۵۶ پر لکھتے ہیں مجھے الہام ہوا ہے کہ" ہمارا رب
عاجی ہے"۔ (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) براہین احمدیہ۔ اصل الہامی عربی
زبان میں مرزا صاحب کا یہ ہے۔

"اغفرو ارحم من السماء ربنا عاج" مرزا صاحب نے بانسبتی اپنی طرف
سے لگادی ہے۔ لیکن حیرت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں مجھے اس کے معنی معلوم نہیں
ہوئے۔ بھلا جس شخص پر خدا کی وحی بارش کی طرح ہوتی ہو اور جو شخص خدا سے ہم کلام ہونے

کا مدعی ہو وہ خدا ہی سے اس کے معنی نہیں پوچھ سکتا۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے تھے تو لغت کی
کتاب ہی سے عاج کا معنی معلوم کرلیتے۔ لیکن یہ مرزا صاحب کی عیاری اور چالاکی ہے کہ
انہوں نے عاج کے معنی معلوم کر کے عمداً ظاہر نہیں کئے۔ مگر لیجئے ہم ہی مرزا صاحب کے
عاجی خدا کے معنی بتائے دیتے ہیں۔ لفظ عاج کے معنی ہے۔

استخوان فیل، فاقہ کہ جائے اوزم باشد، سرگین، کلمہ بدان شتر انند، راہ بر معتلی،

(منتخب اللغات، صفحہ ۳۰۲)

مرزا صاحب کے علم وعقل پر رونا آتا ہے کہ ان کا خدا ہاتھی دانت کا ہے یا گوبر کثیف۔ شرم!

مرزا صاحب خدا بھی ہیں، خدا کے بیٹے بھی، خدا کے باپ بھی!

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا
ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہوگیا ہوں۔ اس کی
الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ میں نے پہلے تو
آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ پھر میں
نے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے"۔

(آئینہ کمالات وغیرہ) (سوراخ دار برتن کی بھی اچھی کہی)

مرزا صاحب دافع البلاء میں فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے خبر دی:

"انت منی بمنزلة اولادی، انت منی وانا منک" تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ
میں سے۔

قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے

چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان

میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرحوم غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔انا انزلناہ قریبا من القادیان۔تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا۔تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شائد نصف صفحہ کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔اور تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔مکہ،مدینہ،قادیان،(ازالہ اوہام)

ناظرین! اللہ انصاف فرمایئے کہ کیا مندرجہ بالا عقائد والا فرقہ اس قابل ہے کہ اسے علم وعقل کا اہل سمجھا جائے۔ایسے بدزبان فرقہ کو ایک مہذب اور شریف فرقہ کہا جا سکتا ہے۔مگر ہاں جن لوگوں کی روحانیت مسخ ہو چکی ہے۔ایمان سلب ہو چکا ہے۔دماغ میں عقل کا مادہ نہیں رہا۔یا فطرتاً ہی کج فہم اور بے انصاف پیدا ہوئے ہیں وہ مرزائی فرقہ کی بدزبانیوں کو ملاحظہ کرتے ہوئے۔مرزائی فرقہ کو علم وعقل سے مبرا تحریروں کو پڑھتے ہوئے بھی مرزائیوں کی حمایت اور اعانت کریں گے اور ہمیں الزام دیں گے تم مرزائیوں کو گالیاں دیتے ہو۔شرم!

خواجہ حسن نظامی اور مرزا محمود احمد کی گالیوں کا مقابلہ

حال میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے مرزا محمود احمد صاحب خلف مرزائے قادیانی کو مباہلہ کا ایک چیلنج دیا ہے۔جس کے جواب میں جناب صاحبزادہ صاحب نے بہت بڑی شکایت کی ہے کہ خواجہ صاحب نے ہمیں ایک درجن گالیاں دی ہیں۔اور لکھتے ہیں۔

ماسوا اور گالیوں کے جو خواجہ صاحب نے دی ہیں ایک گالی جو انہیں بہت ہی پسند آئی ہے۔کیونکہ اسے انہوں نے دو تین دفعہ مختلف پیرایوں میں استعمال کیا ہے۔وہ ''مغل ہے ... نہایت حقارت سے حضرت مسیح موعود کو مغل اور مغل زادہ اور آپ کی ہمشیرہ کو مغل زادی کہہ کر اپنا دل خوش کرتے ہیں''۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جناب صاحبزادہ صاحب لفظ ''مغل'' کو تو گالی سے تعبیر کریں اور سخت جوش میں آجائیں مگر اپنے والد بزرگوار کی واقعی اشتعال انگیز او... بیشمار گالیوں کو قطعی نظر انداز اور فراموش کر دیں کہ جن کی مختصری فہرست میں نے اسی رسالہ میں درج کی ہے۔کیوں جی مرزائیوں کی حمایت کرنے والے دنیا کے مہذبو! مرزا صاحب کو مغل کہہ دینا ایک بہت بڑی گالی سمجھا جائے۔لیکن اگر مرزا صاحب علمائے کرام او... سادات عظام کو بندر،سؤر،اور کتے کہہ دیں تو وہ گالی نہ سمجھا جائے۔شرم!افسوس ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے جس مضمون کی ایک درجن گالیوں میں لفظ مغل کو بہت بڑی گالی سمجھ کر جواب دیا ہے۔اسی جواب میں انہوں نے خواجہ حسن نظامی صاحب کو تقریباً چار درجن گالی دی ہے۔اور اسی ''اخبار الفضل'' مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۹۱۷ء میں محمد عمر صاحب نے تقریباً ایک درجن گالیاں دی ہیں

دوسرے کا نظر آجاتا ہے تنکا فورا   لیکن اپنا نظر آتا تجھے شہتیر نہیں

چنانچہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ''گالیاں دینا ا... شرافت کی بجائے کمینگی کا اظہار کرنا کسی طرح جائز نہیں۔مگر افسوس کہ خواجہ صاحب ا... مسلک کے سالک ہوئے۔گندہ ذہنی سے انہوں نے اپنے آپ کو نہیں بچایا۔سب سادات کی روحانیت حضرت زین العابدین کے وقت سے بالکل مرچکی ہے۔آپ مغل زادہ اور مغل زادی کہہ کر حضرت مسیح موعود اور آپ کی ہمشیرہ کی ہتک نہیں کرتے۔اس سے آپ اپنی ...

عظمیٰ (زوجۂ امام حسین) کی ہتک کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے گالیوں سے تسلی ہوتی نہ دیکھ کر صداقت کو ایک طرف رکھ کر کچھ بہتان بھی باندھے ہیں۔ عجب خودستائی اور بیہودہ گوئی سے کام لیا ہے۔ ان الفاظ کا لکھنے والا شرافت سے کوسوں دور ہے۔ انسانیت کا مقام بھی اسے حاصل نہیں۔ بلکہ بہیمیت اس پر غالب ہے۔ اور درندگی اس پر مستولی ہے۔ اس قسم کا سفلانہ طرز تحریر بھی کوئی شریف اختیار نہیں کرسکتا۔ وغیرہ وغیرہ''۔ (الفضل)

میں حیران ہوں کہ جناب صاحبزادہ صاحب اور دنیا کے مہذب گالی کی کیا تعریف کرتے ہیں اور گالی کس لفظ کو کہتے ہیں؟ الفاظ ''مغل'' تو بہت بڑی گالی بن جائے گی مگر بیہودہ گوئی شرافت سے کوسوں دور بہیمیت، درندگی، سفلانہ طرز تحریر گالی نہ سمجھا جائے۔ مگر صاحب زادہ صاحب سچے ہیں کیونکہ ان کے والد بزرگوار مرزا قادیانی بھی اس قسم کی گالیوں کو گالیاں نہیں سمجھتے بلکہ اپنی گالیوں کو وہ دعا اور رحم سے تعبیر فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو　　　رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹا جاتا ہے

(آئینہ کمالات)

سبحان اللہ۔ مرزا صاحب کی ابھی رحم کی حالت ہے نہیں معلوم غیظ وغضب میں ہوتے تو کیا قیامت برپا کرتے۔ بلکہ مرزا صاحب بطور دفع طعن دنیا کے مہذبوں کو فرماتے ہیں۔ کہ اگر میرے الفاظ گالیاں ہیں تو......

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں

چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غائت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی

ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ اس نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۵، ۲۶) لیکن حیرت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اور آپ کے صاحبزادے دوسرے لوگوں کے سخت الفاظ کو کیوں گالیاں سمجھتے ہیں۔ بلکہ سب سے زیادہ رنج تو مرزائیوں کے ان مہذب حمایتی پر آتا ہے کہ جو ہمارے الفاظ کو تو گالیاں سمجھتے ہیں اور مرزائیوں کی گندی گالیوں کو گالیاں نہیں سمجھتے۔ ممکن ہے کہ مرزائیوں کے حمایتی مرزا قادیانی کی طرح قرآن شریف کے سخت الفاظ کو گندی گالیاں سمجھتے ہوں اور مرزا کی گالیوں کو رحم اور دعا سے تعبیر کرتے ہوں۔ اس صورت میں ہمارے سخت الفاظ پر جو بھی یہ مہذب خطاب دیں بجا ہے۔

صد حسین است در گریبانم

اسی مذکورہ بالا مضمون میں صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ: تعجب ہے کہ خواجہ صاحب نے اس مصرعہ پر کہ صد حسین است در گریبانم اس قدر غضب وغصہ کا اظہار کیوں کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسین سے آپ کو افضل مانتے ہیں۔ مگر اس عقیدہ کا اس مصرعہ میں ہرگز اظہار نہیں۔ اس مصرعہ سے پہلا مصرعہ یہ ہے:

کربلا ہست سیر ہر آنم

اس میں افضلیت اور عدم افضلیت کا ذکر کہاں سے آگیا۔ یہاں تو یہ بتایا ہے کہ حضرت امام حسین سے بھی زیادہ بلکہ سینکڑوں گنے زیادہ میرے مخالف مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ نہیں معلوم کہ صاحبزادہ صاحب افضلیت اور کن الفاظ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ خود ہی فضیلت ترجمہ سے بیان کرتے ہیں۔ اور خود ہی انکار کر دیتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کو شرم کرنی چاہئے۔ کہ امام حسین کی تکالیف کے مقابلہ میں وہ مرزا صاحب کی کس تکلیف کو پیش کر سکتے

ہیں۔ دیکھئے خود مرزا صاحب قصیدۂ اعجازیہ میں اپنی فضیلت اور امام حسینؓ کی کسر شان کرتے ہوئے ان کی مصیبتوں اور تکلیفوں کو کس طرح تسلیم کرتے ہیں۔

عربی اشعار کا ترجمہ:۔ ’’اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے کو اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا۔ اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی مدد اور تائید مل رہی ہے مگر حسین پر تو دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔ اور بخدا اس میں (کوئی بات) مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔ میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔ اور میں محبت کا کشتہ ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا اور ظاہر ہے۔‘‘

دیکھئے صاحب کہ باپ اور بیٹے کے بیان میں کس قدر فرق ہے۔ بھلا مرزا صاحب کو تکلیف کس بات کی تھی۔ لوگوں نے لاکھوں روپے کے چندے دے کر مالدار کردیا۔ ہر وقت عنبر اسنب، یاقوتیاں اور جوب جندمار استعمال کرتا تھا اور بیوی صاحبہ سونے کی پازیبیں پہنتی تھی۔ ادھر امام حسینؓ دشت کربلا میں مع اپنے اہل بیت کے تشنہ وگرسنہ کس بیدردی سے قتل کئے گئے۔ اس موضوع پر کبھی مفصل بحث کی جائی گی۔ فی الحال مرزا صاحب کی ایک اور بڑ سنا کر ختم کرتا ہوں۔ چنانچہ مرزا صاحب ’’**دافع البلاء**‘‘ میں فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

تمت